النیر الشھابی علیٰ تدلیس الوھابی

(روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر)

تصنیفِ لطیف : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ:۔

از غازی پور، مرسلہ جہانگیر خاں، ۱۵ صفر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دو چار کتابیں اردو کی دیکھ کر چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا، اس کو عمر نے کہا کہ تو لا مذہب ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور و آحاد و عزیز و غریب و صحیح و حسن و ضعیف و مرسل و متروک و منقطع و موضوع وغیرہ کی شناخت نہیں ہے کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علماء اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور ان کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو تو ایک بے علم آدمی ہے جو عالموں کی خاک پا کے برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے، اس کے جواب میں اس نے اس کو رافضی و خارجی و شیعہ وغیرہ بنایا بلکہ بہت سے کلمات سخت سست بھی کہے حالانکہ لا مذہب کہنے سے اس کی غرض یہ نہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے، اور اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے، اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر نہیں ہوسکتا اور چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرنے میں کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے، آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق؟ امید کے ساتھ مہر، عالی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں۔ بینوا توجروا (بیان فرمایئے اجر دیئے جاؤ گے) فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الرسالۃ الذی لا تجتمع امتہ علی الضلالۃ وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ ومجتهدی ملتہ اولی الایدی والابصار والنبالۃ.

تمام تعریفیں جلالت والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود وسلام ہو صاحب رسالت پر جس کی امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی اور آپ کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے مجتہدین کرام پر جو قوت و بصیرت اور شرافت والے ہیں۔

اللھم ھدایۃ الحق والصواب (اے اللہ! حق و درستگی کی ہدایت عطا فرما) مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل کو دفتر طویل درکار۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے رسالہ میں **النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید** (رسالہ النھی

الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید فتاوٰی رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، کی جلد ششم کے صفحہ ۶۴۷ پر مرقوم ہے۔) اور فتاوٰے مندرجہ البارقۃ الشارقۃ علیٰ مارقۃ المشارقۃ جلد یازدہم فتاوٰے فقیر مسمیٰ بہ العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کئے یہاں بقدر ضرورت اس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفاء ہوتا ہے۔اس کا قول ۲ دو امر پر مشتمل:

اول:۔

بکمال زبان درازی مقلدان حضرات ائمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلام کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنانا۔

دوم:۔

وہ تلبیس عجیب وتدلیس غریب کہ ترک تقلید میں تمام دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے۔

امر اول کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علماً ونسباً دادا اور بیعۃً پردادا یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی، وہ رسالہ انصاف میں انصاف کرتے ہیں:

بعد المائتین ظهر فیهم المتذهب للمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا یعتمد علیٰ مذهب مجتهد لعینه وکان هذا هو الواجب فی ذلک زمان (الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ، الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۱۹)

یعنی دو صدی کے بعد خاص ایک مجتہد کا مذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا، کم کوئی شخص تھا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو، اور اس وقت یہی واجب ہوا۔

اسی میں لکھتے ہیں:

وبالجملة فالتمذهب للمجتهدین سر الهمه الله تعالیٰ العلماء وجمعهم علیه من حیث یشعرون او لا یشعرون . (الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ، الحقیقیۃ استنبول ترکی، ص ۲۰)

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کرلینا ایک راز ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے علماء کے قلوب میں القاء فرمایا اور انھیں اس پر جمع کردیا چاہے اس راز کو سمجھ کر اس پر متفق ہوئے ہوں یا بے جانے۔

زید بے قید دیکھے کہ اس نے بشہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو برس کے زائد کے ائمہ وعلماء ومشائخ واولیاء عامہ اہلسنت وجماعت کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنایا اور اللہ عزوجل کے سر جلیل والہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی حکمت بالغہ کے

مطابق علمائے امت کومجتمع ومتفق فرمایا ضلالت وگمراہی ٹھہرایا۔علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہء درمختاری میں ناقل:

هٰذه الطائفة الناجية ، قد اجتمعت اليوم فى مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون و الشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالىٰ ومن كان خارجاً عن هذه الاربعة فى هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الذبائح، المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ،۴/۱۵۳)

یعنی اہل سنت کا گروہ ناجی اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے، اب جوان چار سے باہر ہے بدعتی جہنمی ہے

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بہ ترکی دیا یعنی علمائے اہلسنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے ان کے اکابر وائمہ کورافضی وخارجی بنائیں گے

کہ ہم تو مادرمیان تلخی

(کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ ہے)

مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے، آمین!

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف رفض وخروج پر قانع رہااس کے پیشوا تو کافر ومشرک تک کہتے ہیں۔

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون (القرآن الکریم،۲۶/۲۲۷)

اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ۔

یہ ناپاک ترکہ اسی بے باک اخبث امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناخردمند نفرے چند بے قید وبند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتا، اور خود اپنے باپ، داوا، اساتذہ، مشائخ کو بھی صراحۃً کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا، اور نہ صرف انھیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک کے تمام علماء واولیاء سائرامت مرحومہ کو (خاک بدہان ناپاک) صاف صاف کافر بتاتا اور جوشخص اس کے جال میں پھنس کر اس کے دست شیطان پرست پر بیعت کرتا اس سے آج تک اس کے اور اس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف نام بنام سب کے کفر پر اقرار لیتا، اور اگر چہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتا مگر مذاہب ائمہ کو مطلقاً بالکل جانتا اور سب پر طعن کرتا اور اپنے اتباع ہر کندہ ناتراشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا۔یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کر استر بے لگام واشتر بے مہار ہوجانا بھی اسی

خرنا مشخص کی تعلیم ہے، خاتمۃ المحققین مولٰنا امین الملۃ والدین سیدی محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار علی الدر المختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون و استباحوا بذٰلک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتھم وخرب بلادھم وظفربھم عساکر المسلمین عام ثلث و ثلثین و مائتین والف (ردالمحتار، کتاب الجہاد، باب البغاۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۰۹)

والحمد للہ رب العلمین ،وقیل بعداً للقوم الظٰلمین. (القرآن الکریم ۱۱/۴۴)

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروان عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں، اس وجہ سے انہوں نے اہل سنت کا قتل اوران کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اوران کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کوان پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پرودگار ہے، اور کہا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔

امام العلماء سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زین وحلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب درر سنیہ میں اس طائفہ بے باک اوراس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پر شرور کی طرف ایماو اشعار فرمانا بتایا ان بعض حدیثوں اوران سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ النھی الاکید میں مذکور، یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور۔

قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھؤلاء القوم لا یعتقدون موحدا الا من تبعھم کان

محمد بن عبد الوهاب ابتدع هذه البدعة ،وكان اخوه الشيخ سليٰمن من اهل العلم فكان ينكر عليه انكارا شديدا في كل يفعله اويامربه فقال له يوما كم اركان الاسلام ؟ قال خمسة . قال انت جعلتها ستة، السادس من لم يتبعک فليس بمسلم هذا عندک رکن سادس للاسلام . وقال رجل اٰخر يوما كم يعتق الله كل ليلة في رمضان ؟ قال مائة الف، وفي اٰخر ليلة يعتق مثل ما اعتق في الشهر كله؟فقال له لم يبلغ من اتبعک عشر عشر ما ذكرت فمن هؤلاء المسلمون الذين يعتقهم الله وقد حصرت المسلمين فيک وفيمن اتبعک فبهت الذى كفر، فقال له رجل اٰخر هٰذا الدين الذى جئت به متصل ام منفصل فقال حتى مشايخي و مشايخهم الىٰ ستمائة سنة كلهم مشركون فقال الرجل اذن دينک منفصل لا متصل فعمن اخذته قال وحي الهام كالخضر ومن مقابحه انه قتل رجلا اعمٰى كان مؤذنا صالحا ذا صوت حسن نهاه عن الصلوٰة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فامر بقتله فقتل ثم قال ان الربابة في بيت الخاطئة يعني الزانية اقل اثما ممن ينادي بالصلوٰة على النبي(صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) في المنائر، وكان يمنع اتباعه من مطالعة كتب الفقه واحرق كثيرا منها واذن لكل من اتبعه ان يفسر القراٰن بحسب فهمه حتى همج الهمج من اتباعه فكان كل واحد منهم يفعل ذٰلک ولو كان لا يحفظ القراٰن ولاشيئاًمنه فيقول الذى لا يقرؤمنهم لا خريقوؤا قرأعلى حتى افسرلک فاذا قرأ عليه يفسره له برايه وامرهم ان يعملوا و يحكموا بما يفهمونه وجعل ذٰلک مقدما علىٰ كتب العلم ونصوص العلماء وكان يقول في كثير من اقوال الائمة الاربعة ليست بشئي وتارة يتستر ويقول ان الائمة علىٰ حق ويقدح في اتباعهم من العلماء الذين القوافي المذهب الاربعة وحرروها ويقول انهم ضلوا واضلوا، وتارة يقول ان الشريعة واحدة فما لهٰؤلاء جعلوها مذاهب اربعة هذا كتاب الله وسنة رسوله صلى الله تعالىٰ

علیہ وسلم لا تعمل الا بھما کان ابتداء ظھورا مرہ فی الشرق ۱۱۴۳ھ، وھی فتنۃ من اعظم الفتن کانوا اذا ارادحدان یتبعھم علیٰ دینھم طوعاً او کرھاً یامرونہ بالاتیان بالشھادتین اولاثم یقولون لہ اشھد علیٰ نفسک ان کنت کافر او اشھد علیٰ والدیک انھما ماتا کافرین واشھد علیٰ فلان و فلان ویسمون لہ جماعۃ من اکابر العلماء الماضین فان شھدوا بذٰلک قبلوھم والاامر و ابقتلھم وکانوا یصرحون بتکفیر الامۃ من منذستمائۃ سنۃ ، وا ول من صرح بذٰلک محمد بن عبد الوھاب فتبعوہ فی ذٰلک ، وکان یطعن فی مذاھب الائمۃ واقوال العلماء ویدعی الانتساب الیٰ مذھب الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذباوتسترا وزورا ولامام احمد بری منہ و اعجب من ذٰلک انہ کان یکتب الیٰ عمالہ الذین ھم من اجھل الجاھلین اجتھدوا بحسب فھمکم ولا تلتفتوا لھذہ الکتب فان فیھا الحق والباطل وکان اصحابہ لا یتخذون مذھباًمن المذاھب بل یجتھدون کما امرھم ویتسترون ظاھرا بمذھب الامام احمد ویلبسون بذٰلک علی العامۃ ، فانتدب للرد علیہ علماء المشرق و المغرب من جمیع المذاھب ومن منکراتہ منع الناس من قراء ۃ مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنائر بعد الاذان ، ومنع الدعاء بعد الصلوٰۃ وکان یصرح بتکفیر المتوسل بالانبیاء والاولیاء وینکرعلم الفقہ ویقول ان ذٰلک بدعۃ . (الدررالسنیہ ،المکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص۳۹ تا۵۳)ملتقطاً

شیخ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہ وہابیہ اپنے پیرووں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے ،محمد بن عبدالوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا اس کے بھائی شیخ سلیمن رحمۃ اللہ علیہ کہ اہل علم سے تھے اس پر ہر فعل وقول میں سخت انکار فرماتے ایک دن اس سے کہا کہ اسلام کے رکن کئے ہیں؟ بولا: پانچ ۔فرمایا تو نے چھ کردیئے چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں ، یہ تیرے نزدیک اسلام کا رکن ششم ہے ۔اور

ایک صاحب نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے؟ بولا: ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے۔ ان صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ رمضان میں آزاد فرماتا ہے، تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں۔ اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا کافر۔ اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متصل ہے یا منفصل؟ بولا: خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سو برس تک سب مشرک تھے۔ کہا: تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی، اور اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز موذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کر، انھوں نے نہ مانا اور حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ پڑھی، اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کرا دیا کہ رنڈی کی چھوکری اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر بآواز بلند نبی ﷺ پر درود بھیجنے والا، اور اپنے پیرووں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا، فقہ کی بہت سی کتابیں جلا دیں اور انھیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ کودن سا کودن اس کے پیرووں کا تو ان میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی، جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سنا میں اس کی تفسیر بیان کروں، وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑتا۔ پھر انھیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی تمہاری اپنی اٹکل میں آئیں انھیں پر عمل کرو اور انھیں پر مقدمات میں حکم دو اور انھیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو۔ ائمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض ہیچ و پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کر جاتا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جو ان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کر گئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تلخیص کر گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کر گئے، اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہا کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کر دیئے یہ قرآن وحدیث موجود ہیں ہم تو انھیں پر عمل کریں گے، مشرق میں اس کے مذہب جدید ۱۱۴۳ھ سے ظہور کیا اور یہ فتنہ عظیم فتنوں سے ہوا، جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبراً

وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ وہ سب کافر تھے، پھر اگر اس نے گواہیاں دے لیں جب تو مقبول ورنہ مقتول۔ اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت کافر ہے۔ اول اس کی تصریح اسی ابن عبدالوہاب نے کی پھر سارے یہی کہنے لگے، وہ ائمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے حنبلی ہونے کا ادعا رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے انھیں لکھ بھیجتا کہ اپنی سمجھ کے موافق اجتہاد کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و باطل سب کچھ ہے اس کے ساتھ لا مذہب تھے، اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بنتے اور بظاہر جاہلوں کے دھوکا دینے کو مذہب امام احمد کی ڈھال رکھتے۔ یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رد پر کمر بستہ ہوئے۔ اس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد مناروں پر حضور والا ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء و اولیاء سے توسل کرنیوالوں کو صراحۃً کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا۔ انتہے ملتقطا

مسلمان دیکھیں کہ بعینہ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفر مسلمین پر وہ چمکتی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر پر مہر کردی یعنی حدیث صحیح مسلم " **لا یذھب اللیل و النھار حتی تعبد اللات و العزی (الیٰ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الیٰ دین ابائھم** (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ الاعلی الشرار الناس، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۸۱) مشکوٰۃ کے باب **لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس** سے نقل کر کے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جمادی جس میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پھر پرستش نہ ہو، اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے برابر

ایمان ہوگا انتقال کرے گا، جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پرستش جاری ہو جائے گی۔

اس حدیث کو (اسمٰعیل دہلوی نے) نقل کر کے صاف لکھ دیا: ''سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا (تقویۃ الایمان، الفصل الرابع، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۳۰) انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے)

بدحواس کو اتنا نہ سوجھا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام ونشان نہ رہا، بھلے مانس اب تو اور تیرے ساتھی نجد و ہند کے سارے وہابی گرفتارِ خرابی کہاں بچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ کہیں دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں سے ہوئے جن کے دل میں رائی برابر دانے کے ایمان نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سچ آیا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ:

حبک الشیئ یعمی ویصم (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الھوٰی، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/ ۳۴۳) (مسند احمد بن حنبل، مرویات ابی الدردا، ۵/ ۱۹۴ و کنز العمال، حدیث ۴۴۱۰۴، ۱۶/ ۱۱۵)

کسی شے سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے

شرک کی محبت نے اس کفر دوست کا ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ برائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار سہی۔

کذٰلک یطبع اللہ علیٰ قلب متکبر جبار (القرآن الکریم، ۴۰/ ۳۵)

اللہ تعالٰی یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر

وہابی صاحبو! اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھتے جاؤ صدہا سال کے علما و اولیاء و مقبولان خدا کو رافضی خارجی کہتے شرماؤ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم بزور زبان و بہتان دوسروں پر تبرا بھیجتے ہو مگر ہند و نجد کے سارے وہابی اپنے ہندی ونجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام مغوی عوام خود اپنے اقرارات صریح سے کافر بے ایمان مشرک بت پرست کفر سے مخمور و بدمست ہیں، اقرار مرد آزارِ مرد، چاہ کن را چاہ درپیش (مرد کا اقرار مرد کا آزار ہے، کنواں کھودنے والا خود کنویں میں گرتا ہے) آسمان کا تھوکا حلق میں آیا، تف برماہ بروئے خویش (چاند پر تھوکنے والا اپنے چہرے پر تھوکتا ہے)

کذٰلک العذاب و لعذاب الاٰخرۃ اکبر، لو کانوا یعلمون (القرآن الکریم ۶۸، ۳۳/)

مار ایسی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے۔ کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔

اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی و خارجی کے مستحق بھی یہی حضرات ہیں کہ چاروں ائمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے اور تصریحاً و تلویحاً سب پر تبرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کے سب کو امام اہلسنت جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رشد و ہدایت پر مانتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفا کے نہ ماننے کا الزام رکھتا ہے حالانکہ اس کا امام مذہب خود حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو ماننا بھی حرام و شرک بتاتا ہے اپنی کتاب تفویت ایمان جہال خراب میں صاف لکھتا ہے کہ:

''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان'' (تقویۃ الایمان، الفصل الاول، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

اسی میں کہتا ہے:

''سب سے اللہ صاحب نے قول و قرار لیا کہ کسی کو میرے سوا نہ مانیو (تقویۃ الایمان، الفصل الاول، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

نے فروعت محکم آمد نے اصول   شرم بادت از خدا و از رسول

(نہ تیرے فروع مستحکم ہیں اور نہ ہی اصول، تجھے اللہ و رسول سے شرم آنی چاہیے)

جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امر دوم کہ چاروں ائمہ مسائل لینے میں کل دین محمدی ﷺ پر بخوبی عمل ہوسکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن، یہ وہ پوچ دھوکا ضعیف کید ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سنا کر بہکالیں مگر جب کسی ادنیٰ طالب علم یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں تو خود ہی کان ضعیفا (القرآن الکریم ۴/۷۶) (شیطان کا داؤ کمزور ہے) ماننا پڑے اس مغلطہ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان خواص و عوام کے زبان زد ہے یہ کہ چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین متین کی شاخیں تو ایک ہی تقلید سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا۔

اقول اولاً یہ اس مدہوش کا جنونی خیال ہے جسے دربار شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ وہ ایک راہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے، پکارتا رہا کہ صاحبو! ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی، ناچار آپ ہی تانا تننا شروع کیا، کوس بھر شرقی راستہ چلا پھر اسے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا، پھر اس سے بھی منہ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا ادھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آرہا، تیلی کے سے بیل کو گھر ہی کوس پچاس۔ عقلاء سے پوچھ دیکھو ایسے کو مجنوں کہیں گے یا صحیح الحواس، یہ مثال میری ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام و اولیائے عظام کا ارشاد ہے اور ان سے امام علام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے میزان الشریعۃ الکبریٰ میں نقل فرمائی، اور اس کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے

پوروں کی اپنے شیخ حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدان زمانہ کے معلم جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہ اغوا سند لائے اور اسی کتاب میں ان کی ہزار در ہزار قاہر تصریحوں سے کہ جہالات طائفہ کا پورا علاج تھیں آنکھیں بند کر گئے مگر کیا جائے شکایت کہ:

افتؤمنون ببعض الکتب و تکفرون ببعض (القرآن الکریم، ۲/۸۵)

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو

اس نئے طائفہ کی پرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور ہو بعض احباب فقیر کا رسالہ **سیف المصطفیٰ علی ادیان الافترا ۱۲۹۹ھ** مطالعہ کرے۔

ثانیاً کل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر ائمہ مجتہدان دین کو بھی حکم تھا یا خدا و رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے رکھا۔ بر تقدیر اول ثبوت دو کہ وہ حضرات ہرگز اپنے مذہب پر قائم نہ رہتے بلکہ نماز و روزہ و تمام اعمال و احکام میں آج اپنے اجتہاد پر چلتے تو کل دوسرے کے پرسوں تیسرے کے بر تقدیر ثانی یہ اچھی دولت دین ہے جس سے تمام سرداران امت و پیشوایان ملت باز رہ کر محروم گئے کیا ان کے وقت میں یہ اختلاف مذاہب نہ تھا یا انھیں معلوم نہ تھا کہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔

ثالثاً اف رے مغالطہ کہ کل دین پر یک لخت عمل چھوڑنے کا نام سارے دین پر عمل کرنا رکھا

برعکس نہند نام زنگی کافور

(الٹا حبشی کا نام کافور رکھتے ہیں)

بھلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی ہاں یوں ہوں کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی مگر یہ کل دین متین کے خلاف ہوا، کیا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مقتدی کو قراءت بعض اوقات میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ۔ کیا امام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ احیاناً واجب تھی حاشا بلکہ دواماً تو جو نہ دائماً تارک نہ دائماً عامل وہ دونوں قول کا مخالف و نافی۔ پر ظاہر کہ ایجاب و سلب فعلی سلب و ایجاب دوامی دونوں کا دافع و منافی۔ اب تو کھلا کہ تم رفض و خروج دونوں کے جامع کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے تابع۔

رابعاً جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں حرام، مثلاً قراءت مقتدی تو عامل بالمذہبین فی وقتین کو کیا حکم دیتے ہو، آیا اسے ہمیشہ اپنے حق میں حرام سمجھے یا ہمیشہ واجب یا وقت عمل واجب وقت ترک حرام یا بالعکس یا جس وقت جو چاہے سمجھے یا کبھی کچھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب حرام غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یا مذہب ائمہ یعنی واجب و حرام دونوں کے خلاف محض مباح جانے۔ شقین اولین پر یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب، اور شق رابع پر دونوں

یہ صریح اجازت قصد فسق وتعمد معصیت ہے،اور شق ثالث مثل رابع کھلم کھلا یحلونہ عاماً ویحرمونہ عاماً (القرآن الکریم ،۳۷/۹)(ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں) میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج واجب جان لیا کل حرام مان لیا پرسوں پھر واجب ٹھہرالیا، دین نہ ہوا کھیل ہوا، یا کفار سوفسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کرلیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہوجائے۔شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہراًیوماًدرکنار یحلونہ اناً ویحرمونہ اناً(ایک گھڑی اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری گھڑی اسے حرام مانتے ہیں)لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت، وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت، دہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمتنا قضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے گا قطعاً فعل وترک روا مانے گا اس کا حکم اور اس سے منع بیہودہ ہے،معہذا یہ شق بھی استحالہ ءاولی کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز میں ایک فعل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لئے جائز کیا ہے،لاجرم شق ہفتم رہے گی اور گل وہی کھلے گا کہ کل دین متین کا خلاف یعنی محصل جواز فعل وترک نکلا اور وہ وجوب وحرمت دونوں کے منافی۔

بالجملہ حضرات براہ فریب ناحق چاروں مذہب کوحق جاننے کا ادعا کرتے اور اس دھوکے سے عوام بیچاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں۔ہاں یوں کہیں کہ ائمہ اہلسنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلاف دین محمدی ﷺ ہیں لہذا ان میں تنہا ایک پرعمل ناجائز وحرام بلکہ شرک ہے، لاجرم ہر ایک کے دینی مسئلے چن لئے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دیئے جائیں،صاحبو! یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ ہے جسے تمہارے عمائد طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے۔یہ بلاد مدینہ طیبہ وبلد حرام نہیں حجاز ومصر وروم وشام نہیں زیر سلطنت سنت واسلام نہیں کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہے کہ آخر دین وخلاف دین کا مجموعہ ہرگز دین نہ ہوگا بلکہ یقیناً بے دینی،والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

خامساً فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدین عصر کی تمام جہالات کا دفعۃً تنقیہ ہو، آج کل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلد وامام معتمد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتوی مصدقہ مہری دستخطی میں(کہ ان کے زعم میں رد تقلید تھا اور من حیث لا یشعرون اثبات تقلید) مع اخوان وذریات اہل خواتیم فرماچکے ہیں کہ جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہوسکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے۔بہت اچھا چشم ماروشن دل ماشاد(ہماری آنکھ روشن اور دل خوش)اب یہ بھی حضرت سے پوچھ دیکھئے کہ ائمہ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسی فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین وحجۃ الاسلام غزالی وکیا ہراسی وابن سمعانی وغیرہم ائمہ محض انتساب میں شافعی تھے اور حقیقۃً مجتہد مطلق۔اور اسی میں لکھا بیشک جو منصف مزاج ہے وہ ہرگز امام شعرانی کے منصب کامل اجتہاد میں کلام نہیں کرسکتا۔بہت بہتر، کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان اقراروں سے پھرے

تو اسے مکہ معظمہ میں ترکی پاشا کا حوالہ دیکھیے خود حضرت کے اقراروں سے ثابت ہولیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہرگز گمراہی نہیں ہوسکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً موردِ اعتراض نہیں، جو اسے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اب ان حضرات سے کہیے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بیچاری کا سویرا ہو گیا ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انھیں چاروں امام مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید شخصی نقل فرماتے اور اسے مقبول و مسلم رکھتے ہیں۔

قال علیه رحمة ذی الجلال به صرح امام الحرمین وابن السمعانی و الغزالی والکیاالهراسی وغیرهم وقالوا التلامذتهم یجب علیکم التقید بمذهب امامکم ولا عذر لکم عند الله تعالیٰ فی العدول عنه (میزان الشریعۃ الکبریٰ، فصل فی بیان استحالہ خروج شئی الخ، دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱/ ۵۳، ۵۴)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی کی تصریح کی امام الحرمین وابن السمعانی وغزالی وکیا ہراسی وغیرہم ائمہ نے، اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر واجب ہے خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا اگر ان کے مذہب سے عدول کیا تو خدا کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔

اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شد و مد سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اسے بدعت و ضلالت کہتے ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار و رہبان پرست ٹھہرے،

والحمد لله رب العٰلمین وقیل بعداً للقوم الظّٰلمین (القرآن الکریم، ۱۱/ ۴۴)

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ ظالم لوگ دور ہوں۔

واقعی سنت الٰہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انھیں کے قول سے حجت قائم فرماتا ہے ع

ومنها علیٰ بطلانها الشواهد

خود اسی سے اس کے بطلان پر دلائل موجود ہیں

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بعونہٖ تعالیٰ ساری نجدیت پوری وہابیت ان شاء العزیز انھیں ائمہ کرام کے ارشاد سے باطل ہوجائے گی۔ حضرات ذرا ان اقراروں پر جمے رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدۂ زائغہ کا رد لیتے جائیں وباللہ التوفیق اصل

تحریران مجتہد صاحب اوران کے مقلدوں کی مہری بعض احباب فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کے پاس موجود۔

والحمد لله العزيز الودود والصلوٰة والسلام على النبی المحمود وآله وصحبه الیٰ یوم الخلود. والله سبحٰنه وتعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و حکمه عزشانه احکم

عبده المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنه بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

محمدی سنی حنفی قادری

عبد المصطفےٰ احمد رضا خان